*International Journal of Islamic Studies & Culture* *ISSN-2709-3905*
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 *PISSN2709-3891* (Volume.4, Issue.1 (2024)
(January-March)

# ISLAM, SCIENCE AND SOCIETY.

# اسلام، سائنس اور معاشرہ

**Zumara Iqbal**
Research Scholar, Muslim Youth University Islamabad zumaraiqbal44@gmail.com
**Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi**
Chairman Department of Islamic Studies, Muslim Youth University, Islamabad.

**Abstract**

This research explores the intimate relationship between Islam, science and society, seeking to understand the dynamic interplay of these elements in shaping the intellectual, cultural and moral landscape. This study navigates through historical context, contemporary perspective, and the broader philosophy embedded in Islamic teachings to uncover multifaceted connections. Beginning with an examination of the historical Islamic Golden Age, this research highlights the profound contribution of Muslim scholars to various scientific disciplines. It illustrates how Islamic principles, far from inhibiting scientific inquiry, foster an environment conducive to intellectual exploration, contributing to advances in astronomy, medicine, mathematics and other fields. Moving forward, the study investigates the contemporary interface between Islam and science, considering the challenges and opportunities presented by modern developments. It analyzes how the Islamic moral framework can guide scientific endeavors and technological innovations to ensure that they are consistent with moral and ethical principles. Additionally, the research examines the social implications of the interaction between Islam and science. It explores how scientific knowledge, when approached within an Islamic ethical framework, can contribute to social development, addressing issues such as environmental sustainability, social justice, and health care Is. These findings highlight the compatibility of Islamic principles with scientific inquiry and suggest that synergy between Islam, science and society can be a catalyst for positive social change. The study concludes by advocating an integrated approach that reconciles scientific inquiry with Islamic ethical considerations, promoting a comprehensive understanding that benefits both individual well-being and societal development. And to achieve this goal, the following issues will be discussed in this paper.

**Keywords:** Islam & Science, Science & Social ProgressIslamic Education & Scientific Literacy, Islamic Phi, losophy of Science, Social Impact of Scientific Advancements

اس آرٹیکل کا بنیادی مقصد اسلام کے متعلق بحث کرنا اسلام اور سائنس کے تعلق اور اسلامی معاشرے پر بحث کرنا ہے۔ اسلام اور معاشرہ کے آپس میں گہرے تعلق پر بحث کرنا اور سائنسی لحاظ سے معاشرہ پر بحث کرنا ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل عنوانات کو زیر بحث لایا ہے۔

- اسلام اور قرآن
- اسلام اور سائنس
- اسلام اور معاشرہ
- سائنس اور معاشرہ

- معاشرہ اور منہج نبوی ﷺ

یہ ایک اجمالی تقابلی جائزہ ہے جس میں ہمارے سامنے اسلام کو سمجھنے کے طریقے اور اسلام کے ہمیں زندگی کے ہر مرحلے میں رہنمائی اور اسلامی معاشرہ قائم کرنے اور سائنسی لحاظ سے معاشرے کو ترقی دینا اور اسلام اور سائنس کے درمیان تعلق کو زیر بحث لایا ہے۔

اس میں ہم اسلام، سائنس اور معاشرے کے آپس میں گہرے تعلق کے بارے میں تفصیلاً وضاحت کریں گے، قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہم اپنے ماحول کو اسلامی لحاظ سے بہتر بنانے اور سائنسی اعتبار سے اپنے معاشرے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے اعتبار سے اسی مقالے میں تفصیل بیان کریں گے۔

البرٹ آئنسٹائن کا یہ کہنا سائنس اور دین کے درمیان تعلقات کو بیان کرتا ہے۔ان کا مطلب یہ ہے کہ سائنس اور اسلام دونوں کا ایک اہم جوڑ ہے۔ان کا کہنا ہے کہ سائنس بغیر دینی رہنمائی کے لنگڑا ہے، یعنی اس کا مطلب ہے کہ بغیر اخلاقی اور معاشرتی اصولوں کے سائنس ناکام ہے۔اسی طرح، قرآن مجید کے احکامات بغیر سائنسی دانش اور سمجھ کے سب کے لئے سمجھانا مشکل ہے، یعنی ایک شخص کو صرف دینی رہنمائی کے بغیر سائنسی دانش کے ساتھ پوری طرح سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔

آئنسٹائن کا یہ بیان سائنس اور اسلام کے درمیان موجود تعلقات کو سمجھنے کی اہمیت کو نشان دیتا ہے۔ان کا مطلب یہ نہیں کہ سائنس اور دین مکمل طور پر متضاد ہیں، بلکہ دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق بھی ہو سکتا ہے اور ان کے مشترکہ پہلو بھی ہوتے ہیں۔

اسلام، سائنس اور معاشرے کا ملاپ ایک بھرپور ٹیپیسٹری تشکیل دیتا ہے جو اسلامی روایت کے جامع عالمی نظریہ کی عکاسی کرتا ہے۔اسلام، ایک جامع طرز زندگی کے طور پر، علم کے حصول کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور ایک اخلاقی فریم ورک کے اندر سائنسی تحقیقات کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

**اس موضوع پر ہونے والا سابقہ علمی کلام**

اسلام، سائنس، اور معاشرت کے درمیان تعلقات کو سمجھنا اور ان کے مابین توازن برقرار رکھنا ہر دور کی ضرورت ہے۔ایک اچھے معاشرتی نظام کی بنیاد اصولوں، اخلاقیات، اور تعلیمات پر مشتمل ہوتی ہے، جو کہ دینی تعلیمات اور سائنسی دانش کے ترکیبی استناد پر مشتمل ہوتی ہیں۔

ایسا تجزیہ جو امیر اینیسن اور برونوڈی نکولا نے کیا ہے، اور جس میں انہوں نے اسلام، سائنس، اور معاشرت کے درمیان تاریخی اور عصری تعلقات کی تلاش کی ہے، بہت اہم ہے۔اس سے ہمیں معاشرتی، فکری، اور تاریخی ماحول کی روشنی میں ان تعلقات کو بہتر سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔اس سے ہم اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کی راہ میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو بہتر مستقبل کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔

ایسے مقالات اور تجزیات کا مطالعہ ہمیں ایک سیدھی راہ پر لے جاتا ہے جہاں ہم اپنے معاشرتی نظام میں دینی اصولوں اور سائنسی دانش کو ایک ساتھ ملاتے ہوئے ایک متوازن اور پیشرفتہ معاشرتی نظام کو بنا سکتے ہیں۔

اب موضوع کے عنوانات کو زیر بحث لاتے ہوئے ان کے فائدے اور نقصانات اور معاشرے پر ان کے اچھے یا برے اثرات اور ان کے آپس میں تعلقات کو واضح کرتے ہوئے معاشی اور سائنسی اعتبار سے درپیش چند مسائل کو حل کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

**اسلام**

اسلام کا لغوی معنی "امن و سلامتی" اور "اطاعت" دونوں معنیوں کو ایک جا کر ظاہر کرتا ہے۔"اسلام" کا لفظ عربی زبان سے آیا ہے اور اس کا مطلب "سلامتی، امن، اطمینان، اطاعت، انقیاد، اطاعت کرنا" ہے۔یہ لفظ "سلم" کے ریشہ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی "امن و سلامتی" ہوتا ہے، اور "سلم" کے ریشہ سے بھی، جس کا معنی "اطاعت، داخل ہو جانا، بندگی کرنا" ہوتا ہے۔یہاں لفظ "سلم" اور "سلم" دونوں اہم ہیں، جن کے معنیوں کا انضمام کر کے اسلام کے لغوی معنی کو تشکیل دیا گیا ہے۔

اسلام کا دین فطرت ہونے اور انسانیت کے ہر پہلو میں راہنمائی فراہم کرنے والا ہونا اس کی بڑی خصوصیت ہے۔اسلام نے انسانوں کے مابین اجتماعی میل جول کو فروغ دیا ہے اور انسانیت کے لیے اہم اصول فراہم کیے ہیں جو ایک محترم اور خوشحال معاشرے کی بنیاد بناتے ہیں۔

اپنی ذاتیت کی پاسداری اور انفرادیت کی اہمیت کو بھی اسلام نے سمجھایا ہے۔اسلامی اصولوں کے تحت، فردی زندگی کے ہر پہلو کو انفرادیت کے دائرے میں محفوظ رکھا جاتا ہے، جبکہ انفرادی زندگی کو معاشرتی جمعیت کے ساتھ جوڑنے کی بھی ترغیب دی جاتی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان اور ان کے دیئے گئے احکامات کی مانند کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔یہ دونوں بنیادی ایمانی روایات اور عقائد ہیں جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔

اسلام کی عظمت اور انسانیت کے لیے اس کی موجودگی کا اہمیت سامنے آتی ہے، جو ہمیں ایک معاشرتی نظام میں محبت، امن، اور امید کی بنیاد پر زندگی گزارنے کی راہ دکھاتا ہے۔

**اسلام اور سائنس**

اسلام کا دینی نظام نہ صرف سائنسی تحقیقات کو اہمیت دیتا ہے بلکہ انہیں حوصلہ افزائی بھی فراہم کرتا ہے۔اسلام کا اصل روح سائنس کے حصول کی ترغیب دینا ہے، اور قرآن مجید میں علم وحکمت کی باتوں کو موجود کرنے کے ذریعے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھی سائنسی تحقیقات کو حوصلہ افزائی دی جاتی ہے۔

اسلامی ثقافت علم پر مبنی ہے اور اسلامی تاریخ میں مسلمانوں نے سائنسی علوم میں بہتری اور ترقی کے راستے کو کھولا۔انہوں نے قرآن کے احکامات کی روشنی میں کائنات کی تحقیقات کی ترغیب دی، جس سے ان کے اصولی عقائد اور علمی ترقی کو مزید بہتری حاصل ہوئی۔

اپنی ذاتیت کی پاسداری اور انفرادیت کے ساتھ ساتھ، اسلام نے انسانی فطرت اور نفسیات کے مطابق انسان کو احکامات اور ضوابط فراہم کیے ہیں جو ایک مکمل نظام کی شکل میں انسان کو سمجھانے اور اس کی راہنمائی کرتے ہیں۔اس طرح، سائنسی تحقیقات کے علاوہ انسانیت کی اہمیت اور ان کے اخلاقی اصولوں کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

**تشریح:** یہ آیت قرآن مجید کی سورہ آل عمران کی آیت 190 ہے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق اور اس میں موجود مختلف مظاہروں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ان مظاہروں میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات اور دن کی تبدیلی، کشتیوں کا چلنا، پانی سے زمین کو زندگی بخشنا، زمین میں مختلف قسم کے جانوروں کو پیدا کرنا، ہواؤں کی گردش اور بادلوں کا چلنا شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان تمام مظاہروں میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔یہ نشانیاں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی گواہی دیتی ہیں۔

**تفصیل: آسمانوں اور زمین کی پیدائش:** اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی مثال کے پیدا کیا ہے۔اس نے ان کی تخلیق میں اپنی قدرت اور حکمت کا بے پناہ مظاہرہ کیا ہے۔

**رات اور دن کی تبدیلی:** رات اور دن کی تبدیلی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک اور نشانی ہے۔یہ تبدیلی زمین کے اپنے محور پر گھومنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

**کشتی میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے:** کشتیاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک ہیں۔یہ لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے اور تجارت کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

**اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ مردہ زمین کو زندگی بخشی:** بارش اللہ تعالی کی ایک رحمت ہے۔ یہ زمین کو سیراب کرتی ہے اور اس میں زندگی پیدا کرتی ہے۔

**زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے:** زمین میں مختلف قسم کے جانور اللہ تعالی کی قدرت کی نشانی ہیں۔ یہ جانور انسانوں کے لیے فائدہ مند ہیں۔

**ہواؤں کی گردش:** ہواؤں کی گردش اللہ تعالی کی قدرت کی ایک اور نشانی ہے۔ یہ ہوائیں زمین کو ٹھنڈا کرتی ہیں اور بارش لانے میں مدد کرتی ہیں۔

**وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں:** بادل اللہ تعالی کی قدرت کی ایک اور نشانی ہیں۔ یہ بادل بارش لاتے ہیں اور زمین کو سیراب کرتے ہیں۔

اسلام نے تعلیمات کے شعبے میں تحقیقات کی بہتری اور سیکھنے کی خواہش کو بڑھاوا دیا ہے۔ مسلمان ریاستوں نے بھی اس مقصد کو پیش نظر رکھا ہے اور اپنے علماء اور محققین کی ترقی کے لیے مختلف وسائل فراہم کئے ہیں۔

قرآن مجید میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا بیان بہت مخصوص طریقے سے فرمایا گیا ہے۔ رات اور دن کی گردش، ہوا کی چلن، بارش کا آنا، اور جانوروں کا پیدا ہونا سب کچھ ایسی عجیب وغریب معجزات ہیں جو انسان کی عقل اور فہم کو چند یدرازی عظیمتوں کی طرف مائل کرتی ہیں۔

ایسی معجزات سے ہمیں یہ سمجھ ملتی ہے کہ ہر ایک چیز اللہ تعالی کی بڑائیوں اور اس کی قدرتوں کی عکاسی کرتی ہے، اور اس کے آیات میں عقلمند انسانوں کے لیے نشانیاں ہیں کہ وہ ان معجزات کو سمجھیں، ان سے فائدہ اُٹھائیں، اور ان کی تعظیم کریں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے انسان کو اپنی تخلیق کی غور و فکر کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اس آیت سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں علم اور سائنس کی اہمیت کو سراہا گیا ہے۔

انسانی جسم کی مخصوص بناوٹ، اس کی عظمت، اور اس میں پائی جانے والی تنوع کو سمجھنے کے لیے سائنسی تحقیقات اہم ہیں۔ اللہ تعالی نے ہمیں اپنی تخلیق کے مقصد اور اس کے پیچھے کی منطق و سرگرمی کو جاننے کی ترغیب دی ہے تاکہ ہم اپنے ذاتی و جماعتی مقصد کی طرف بڑھ سکیں۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں علم اور سائنس کو تلاش اور سمجھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کی روشنی میں ہمیں اپنی تخلیق کے مقصد کی جانچ پڑتال کرنی چاہیے۔

یہ بات قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اظہار پذیر ہے کہ اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان کو عقل و فہم کی بخشش دی گئی ہے تاکہ وہ غور و فکر کرے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالی نے انسان کو غور و فکر کرنے اور دیگر مخلوقات کو فہم کرنے کی صلاحیت دی ہے تاکہ وہ ان کا استعمال اور فائدہ حاصل کر سکے۔ انسان کو دیگر مخلوقات کی تعریف کرنے اور ان کا استعمال کرنے کی زمینی فرصت دی گئی ہے تاکہ وہ ان کی معاشرتی، اقتصادی، اور علمی ترقی کے لیے استعمال کر سکے۔

ایک طرف، یہ بات اللہ تعالی کی بڑائیوں اور اس کی نعمتوں کا بیان ہے جبکہ دوسری طرف، اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ انسان کو انعام کی حقداری کا ذمہ داری سنبھالنا ہے اور وہ انعامات کا استعمال صحیح طریقے سے کرے۔

اس طرح، انسان کو اپنے ذاتی و معاشرتی فوائد کے لیے دیگر مخلوقات کا استعمال کرنے کی ضرورت ہے، لیکن اس استعمال کو زیادہ سے زیادہ انصاف و عدل کے ساتھ اور اللہ کی رضا کے لیے کرنا چاہئے۔

انسان کے لیے علم اور دین دونوں اہم ہیں اور ان کا استعمال بہتر زندگی گزارنے کے لیے کرنا چاہئے۔ آیت مبارکہ جو آپ نے حاصل کی ہے، اس میں قرآنی ارشادات موجود ہیں جو کائنات کی بنیادی اصولوں کو بیان کرتے ہیں اور انسان کو غور و فکر کے لیے دعوت دیتے ہیں۔

مذہب اور سائنس دونوں مختلف شعبوں ہیں جو مختلف مقاصد اور تجویزات رکھتے ہیں، لیکن ان کے درمیان کوئی اصلی تضاد نہیں ہے۔ سائنس فطرتی دنیا کی تجزیہ و تحقیق کرتی ہے جبکہ مذہب معنوی دنیا اور انسانی خلقت کی حقیقت پر غور کرتا ہے۔ اسی طرح، سائنس کا میدان فطرتی اور مادی جہان کو سمجھنے پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ مذہب کا میدان معنویت اور انسانی ذات کی تربیت پر مبنی ہوتا ہے۔

مظفر اقبال کی تحقیق میں دین اور سائنس کے درمیان موافقت اور اشتراک کی بات کی گئی ہے۔ انہوں نے دینی مفاہیم اور سائنسی تجزیات کے درمیان موجود مشابہتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی متفقہ تشریحات پیش کی ہیں۔ ان کی تحقیق مذہبی اور سائنسی اصولوں کے درمیان موجود معاشرتی، فرہنگی اور عصری تعاملات کی عمق پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔

سائنس اور مذہب دونوں کی مدد سے ہم اس کائنات کی حقیقت کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں اور اس کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں۔

سائنس نے ہمیں زمین اور آسمان کی حرکت کی حقیقت کو سمجھایا ہے، جبکہ مذہب ہمیں بتاتا ہے کہ یہ تمام کائنات اللہ کی بنائی ہوئی ہیں اور ان میں انسان کے لئے مواقع وسائل موجود ہیں۔

مذہب مابعد الطبیعیاتی (Metaphysical) حقائق کو بھی سمجھنے کی راہ دکھاتا ہے، جو سائنسی علوم سے بہتر سمجھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، سائنس بھی مذہبی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کائنات کی بنیادی حقیقتوں کو دریافت کرتی ہے۔

دونوں میدانوں کا تعلق، اگر سمجھی جائے، انسان کو کائنات کی حقیقت کو مکمل طور پر سمجھنے اور اس کا بہتر استعمال کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

اسلام کی تعلیمات میں علم اور تجربہ کا اہمیت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، علم کی تلاش اور اس کا حاصل کرنا ایمان کے فرضوں اور عبادات کی اہمیت کے ساتھ ساتھ ایک مقام رکھتا ہے۔ القرآن مجید اور حدیث نبوی میں علم و تعلیم کی بہت بڑی قدر کی گئی ہے، جو انسانیت کے تمام شعبوں میں اسلامی اصولوں کی روشنی میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں علم کے حاصل کرنے کی ترغیب، تجرباتی علم کی اہمیت کو بھی شامل کرتی ہے، جو سائنسی تحقیقات کو بھی مشتمل ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سائنس کے میدان میں کام کرنے والے لوگوں کو بھی ایک بہترین راہ دکھاتی ہیں۔

اسلامی دین میں علم اور تجربہ کا اہمیتی ارتقاء معنوں میں لیا گیا ہے، جو سائنسی علوم کے تحقیقاتی کاموں کو بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ اسلامی نظام میں علم کو مقدس اور اہم مقام دیا گیا ہے، جو سائنس کے میدان میں کام کرنے والوں کو بھی ہدایت فراہم کرتا ہے۔

سائنسی ترقی اور اسلامی عقائد کے درمیان کوئی حقیقی تضاد نہیں ہے۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان تعلق اور مطابقت ہے۔ جیسا آپ نے بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے، جدید سائنسی تصورات کی روشنی میں بہت سارے قرآنی اور حدیثی اقوال اور مفاہیم کی تصدیق ہو رہی ہے۔ اسی طرح، اسلامی تعلیمات میں فطرت کے اصولوں اور سائنسی اقوال میں بھی موجود اصولوں میں موافقت ہے۔

سائنسی ترقی کی راہ پر چلتے ہوئے، انسانیت نے اپنے اصولوں اور عقائد کی تصدیق کی حد میں بہتر سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہی اسباب ہیں کہ کئی مذاہبی مفاہیم اور عقائد کو سائنس کی روشنی میں دوبارہ سمجھا جا رہا ہے۔

اسلام اور سائنس کے مابین یہ تعلق اور تطابق ایک اہم موضوع ہے جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اپنے دینی اور دنیاوی زندگی میں تسلی بخشتا ہے۔

یعنی عشیرۃ جماعت کے معنی ہے اور اسی سے لفظ معاشرہ ہے جس کے معنی کسی چیز کے جمع ہونا کے ہیں۔

ایسا ایک اسلامی معاشرہ جس کی بنیادیں اسلامی عقائد اور نظریات پر ہو، جو ہر انسان کی قدرتی حقوق کو پہچانے اور ان کی حفاظت کیلئے جدوجہد کرے، اور جس میں انصاف، امن، اخلاقیت، احسان، امانتداری، انسانیت کی قدرتی احترام، اور سماجی بہتری کی فکر کی جائے، ایسا معاشرہ واقعی میں ایک آرمانی خواب ہے۔ اسلامی

معاشرے کی بنیادیں درج ذیل ہوسکتی ہیں: ایک اسلامی معاشرہ میں سب سے اہم بنیادی اصول توحید یعنی اللہ کی وحدانیت کا اعتقاد ہے۔ اسلامی معاشرے میں لوگ اللہ کی رضا اور اس کی راہنمائی کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں۔ ایک اسلامی معاشرہ میں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور ان کی سنت کا اتباع اہم ہوتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات اور دیگر الہامات کا ماننا اور ان کی پیروی کرنا ایک مسلمان کی بنیاد ہے۔ اسی طرح، اللہ کے فرشتوں کا ایمان بھی ایک اسلامی معاشرے کی بنیادیں میں شامل ہوتا ہے۔ ایک اسلامی معاشرہ میں آخرت کی اہمیت کا ایمان ہوتا ہے، جو لوگوں کو انصاف کے دن کے لیے تیار رکھتا ہے۔ اسلامی معاشرہ میں انصاف کی بنیادوں پر مبنی اور امن وامان کے فضائل کی ترویج ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرہ اخلاقی اصولوں کی پاسداری کرتا ہے اور انسانی حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اسلامی معاشرہ میں تعلیم و تربیت کی اہمیت کو سمجھا جاتا ہے، جو لوگوں کی فکری، جسمانی، اور روحانی ترقی کو فراہم کرتا ہے۔ ان بنیادیں ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل کا اساس ہیں اور ان کی پاسداری سے ایک اصولی، عادل، امن وامان، اور انسان دوست معاشرہ بنایا جاسکتا ہے۔

**وحدت الٰہی کا اقرار**

وحدت الٰہی کا اقرار اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو اکیلا جاننا اور اس کی صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، اسلامی معاشرے کی بنیادی بنیاد ہے۔ شرک، یعنی اللہ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک بنانا، ایک بہت بڑا گناہ ہے جسے اللہ نے بہت سختی سے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ شرک کی بنیادی شناخت اور اس سے بچاؤ کی تعلیمات اسلام کی بنیادی عقائد میں شامل ہیں۔ اسلام میں توحید کا اقرار، مخصوص طور پر قرآن اور حدیث کی روشنی میں، ایمان کی بنیادی رکن ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی ذات کو اکیلا جاننا اور اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرانا انسان کی بنیادی مسئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو اقرار کرنا اور شرک سے بچنا، اسلامی معاشرے کی تشکیل کا پہلا اور اہم اصول ہے۔ اس اصول کے بغیر، کوئی بھی معاشرہ اپنے اصولوں اور قیمتوں کا مضبوط بننے کی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کی یکتائی کو بار بار اور واضحیت سے ظاہر کیا ہے۔ اللہ کی واحدیت اور اس کی بے نظیریت اسلامی عقیدے کی بنیاد ہے۔ قرآن میں مختلف آیات میں اللہ تعالیٰ نے خود کو اپنی ذات میں یکتا اور بے نظیر کہا ہے۔ اس کے علاوہ، اللہ کی صفات کی بھی یکتائی اور بے نظیری کا ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ کی یکتائی کا اقرار اور اس کی بے نظیری کا تصور، مسلمانوں کے لئے ایمانی بنیاد کی روشنی میں بہت اہم ہے۔ اس کی وجہ سے مسلمان اپنے اعتقادات اور عملیات کو اللہ کی رضا کی راہ میں ہدایت دینے کے لئے محنت کرتے ہیں اور اپنے زندگی کے ہر شعبے میں اللہ کی مرضی کو پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ آیت مبارکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، اور حکمت کا ظاہری ثبوت فراہم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلقت کی نظام و نگاری کو اپنے اسطورح رحمت و عظمت کا اظہار بنایا ہے۔ وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے سورج کو اور چاند کو ان کے مداروں پر گھومنے کی اجازت دی ہے۔ اسی طرح، وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے دن ورات، مہینے اور سال کو مقرر کیا ہے تاکہ انہیں حساب وشمار کی جاسکے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی حکمت کا اظہار کیا گیا ہے، اور انسان کو علم وفہم کی سلامتی کیلئے ان مظاہر کی طرف غور وفکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

**اخوت وبھائی چارہ**

اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں اخوت وبھائی چارہ بہت اہمیت کا حامل ہے اخوت وبھائی چارہ ایک ایسا مقدس رشتہ ہے جو تمام رشتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ یہ رشتہ مسلمانوں کے درمیان پیار ومحبت، امن وسکون، ہمدردی، تعاون اور قربانی کا درس دیتے ہوتے آپس کے تعلقات کو مضبوط کرتا ہے۔

اسلامی معاشرے کے قائم ہونے کا اصل مقصد محبت، رواداری، اخوت اور ہمدردی ہے جو کہ بنیادی طور پر ایک احسن معاشرے کی تشکیل کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو ایک رسی کو پکڑنے (آپس میں جڑے رہنے) کی تلقین

کی۔اور تفرقہ میں نہ پڑنے کی تاکید کی اس کے بعد ہمارے نبیؐ نے ہمیشہ ایک ہی دعا فرمائی اور ہمیں بھی ہدایت فرمائی کہ آپس میں نااتفاقی اور لڑائی سے اجتناب کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ ایسے رہو جیسے ایک عمارت ہوتی ہے جس میں ایک اینٹ دوسرے اینٹ کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔

موجودہ دور میں اگر نظر دوڑائی جائے تو فلسطین کا مسئلہ، مسئلہ کشمیر، برما اور انڈیا میں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ غیر مسلم مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر مسلمانوں کو دبانے کی کوشش میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں جبکہ مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کے رسول ﷺ نے آپس میں متحد ہونے کا سبق دیا اور ان کو آپس میں ایک دوسرے کے دکھ درد کا ساتھی بنایا ہے یہ اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف اور پریشانی سے بالکل بے خبر ہیں اور اپنی زندگی کی رنگینوں میں مگن ہیں جبکہ ہمارا اسلامی معاشرہ ہمیں اس چیز کی اجازت بالکل بھی نہیں دیتا اسلام نے اس معاشرے کی خوبصورتی اور اس کو پرامن بنانے کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ لازمی قرار دیا ہے۔

### خیر خواہی اور ہمدردی

اسلامی معاشرے کی تشکیل میں خیر خواہی اور ہمدردی جیسے جذبے کی بہت زیادہ قدر ہے اور اس جذبہ سے معاشرہ بے حد خوبصورت بنتا ہے قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ میں برائی اور برے کاموں سے روکنے کی جگہ جگہ تاکید اور ان کاموں میں تعاون کرنے پر سخت پابندی عائد کی گئی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے اور معاشرے کا سکون برباد ہوتا ہے۔

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے، وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنے دل سے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

معاشرے میں رہتے ہوئے دو یا دو سے زیادہ گروہوں میں آپس میں اگر اختلاف پیدا ہو جائے تو ان کے درمیان اس اختلاف کو ختم کر کے ان کے درمیان صلح کروا کر اس معاملہ کو رفع دفع کر کے معاشرے کے امن و سکون کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے نصیحت اور خیر خواہی کو ہی دین کا نام بھی دیا ہے۔

### سائنس اور معاشرہ

سائنس اور معاشرہ کے درمیان تعلق کا موضوع بہت اہم ہے، اور اس سے متعلقہ مقالات اور تحقیقات کا بہترین مثال فاطمہ الحلفی کے مقالے کا ذکر ہے۔ اس مقالہ میں سائنسی اصولوں کو اسلامی تناظر میں پیش کیا گیا ہے، اور معاشرتی مسائل کے حل کے لئے ان کی روشنی میں موثر طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

اس مقالے میں سائنسی اصولوں کی روشنی میں معاشرتی مسائل کے حل کا ذکر بھی ہوا ہے، جیسے کہ صحت، تعلیم، ماحولیاتی تبدیلی، اور دیگر معاشرتی امور۔ اس طرح کے مقالات معاشرتی امور کو سائنسی اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں دیکھنے اور سمجھنے کا مواقع فراہم کرتے ہیں، جو کہ معاشرتی ترقی اور بہتری کے لئے بہت اہم ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ ایسے مقالات اور تحقیقات مختلف معاشرتی اور فکری مسائل کے حل کے لئے بھی ایک جدید دھچکہ فراہم کرتے ہیں، جو کہ سائنس اور معاشرت کے درمیان تعلق کی حیثیت سے بہت اہم ہوتا ہے۔ سائنس اور معاشرتی ترقی کے درمیان تعلق کا مطالعہ بہت اہم ہے۔ سائنسی ترقی سے معاشرتی زندگی میں کثیر تبدیلیاں آئی ہیں، اور ان بدلتے حالات کا معاشرتی نظام بھی متاثر ہوا ہے۔ پہلے سائنسی انکشافات نے ہماری زندگی میں بہتریاں لائیں ہیں، جیسے کہ مواصلات، تبادلہ اطلاعات، اور تعلیمی امکانات کی بہتری۔ ان انکشافات نے معاشرتی تنظیم کو بھی متاثر کیا ہے، اور زندگی کے ہر شعبے میں سائنسی اصولوں اور تکنیکوں کا استعمال ہوتا ہے۔ مزید، سائنس کی ترقی نے معاشرتی تبدیلیوں کو روشنی میں لاتے ہوئے عالمی گاؤں کو آپس میں منسلک کیا ہے۔ انٹرنیٹ کی راہنمائی سے ہر کونے تک آمنے سامنے ہو گیا ہے، جو انسانی تعلقات کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ سائنس کی ترقی سے معاشرتی رویدادات میں بھی تبدیلی آئی ہے، جیسے کہ کمپیوٹر سائنس، بیوٹی فائیڈ نگ، جینیات، اور روبوٹکس جیسے شعبوں میں۔ یہ ترقیات نے معاشرتی ساخت کو بھی متاثر کیا ہے، اور نیا کام، نئے مشاغل،

اور نیا اقتصادی نظام پیدا ہوئے ہیں۔ اختتاماً، سائنس اور معاشرت کے درمیان تعلق کو سمجھنا اہم ہے۔ سائنسی ترقی معاشرتی ترقی کا اہم حصہ ہے، اور ان دونوں کا مشترکہ عمل معاشرتی ترقی اور بہتری کے لئے بہت اہم ہے۔

مقالہ "سائنس، ٹیکنالوجی اور میڈیسن میں مسلمانوں کی شراکت" جس محمد حمید اللہ نے لکھا ہے، اسلامی معاشرتی علماء کے سائنس، ٹیکنالوجی، اور طبّی ترقیات میں شراکت کے اہمیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس مقالے میں ویکسین، اینٹی بائیو ٹکس، اور طبّی طریقہ کار جیسے سائنسی انکشافات کی اہمیت پر بات کی گئی ہے جو انسان کی صحت اور بہبود کو بہتر بنانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ سائنسی تحقیقات نے انسان کے جینوں کی سمجھ اور ان کی دیسیات کو بہتر بنایا ہے۔ اس کے علاوہ، مقالے میں موسمیاتی تبدیلی، جنگلات کی کاٹ، اور آلودگی جیسے مسائل کا ذکر کیا گیا ہے، جو معاشرتی بحث و مباحثے کو بڑھاتے ہیں۔ ان مسائل کے حل اور مناسب پالیسیوں کی تشکیل کے لیے، سائنس دانوں اور معاشرے کے درمیان تعاون اہم ہے۔ اس ارٹیکل کے ذکر کردہ موضوعات اور ان کی تشریح معاشرتی اور علمی مابین تعلقات کو روشنی میں لاتی ہے۔ سائنسی ترقیات نے صحت، محیط، اور سماج کے مختلف پہلوؤں پر بہترین حل پیش کیے ہیں، اور معاشرتی ترقی کے لیے ان کا استعمال بہت اہم ہے۔

جیسے سائنسی ترقی ہوتی جا رہی ہے، اخلاقی مسائل بھی پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ مثلاً، جینیاتی تدوین اور مصنوعی ذہانت جیسی فنون نے اخلاقی مسائل کو نیا رخ دے دیا ہے، جیسا کہ خصوصی طور پر خصوصیت کی حفاظت، انسانی حقوق، اور فرد کی خود اداریت۔ سائنسی ترقی اور اخلاقی حدود کے درمیان توازن برقرار رکھنا بہت اہم ہے۔ اس میں سماجی، سیاسی، اور قانونی فعل و انفعالات کا بھرپور کردار ہوتا ہے۔ معاشرتی سوچ، شرعی اصول، اور قانونی تشریعات کو بھی موازنہ کرتے ہوئے سائنسی ترقی کے ساتھ منطقی اور اخلاقی ترجیحات کی پیشگوئی کی جانی چاہیے۔ سائنس کی ترقی سے متعلقہ عوام کی تعلیمی سطح بھی اہم ہے۔ اسلامی طور پر، علم کا حاصل کرنا اور اس کو سمجھنا فرض ہے۔ ایک انتہائی ترقی یافتہ معاشرے میں، سائنسی ترقی کو سمجھنے کے لیے عوام کو صحیح تعلیمی وسائل فراہم کرنا ضروری ہے۔ اس طرح، وہ اپنی اخلاقی، سماجی، اور سائنسی فہم کو بڑھا سکتے ہیں۔ اختتامی طور پر، سائنس اور اخلاقیات کے درمیان توازن کو برقرار رکھنا معاشرتی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اس کے لیے، سماجی تبادلہ، تعلیم، اور قانونی تشریعات کی درست اور برابری کا تعاون ضروری ہے تاکہ سائنسی ترقی معاشرتی اور اخلاقی ترقی کے لحاظ سے بھی فائدہ مند ہو۔

سائنسی ترقی کے فراگمنٹ، مختلف ثقافتی عقائد اور اصولوں کو چیلنج کرتی ہے، اور اس میں بہت سی مثالیں شامل ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا۔ یہ اختلافات عقائدی، فکری، یا ثقافتی موضوعات پر مبنی ہو سکتے ہیں، جیسا کہ زمین کی حرکت کے متعلق کوپرنیکس کا نظریہ جو مختلف مذاہبی نظریات کے ساتھ مخالفت کرتا ہے۔ سائنس اور ثقافت کے درمیان تناظر اور احترام کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مختلف عقائد اور اصولوں کے حامل لوگ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں اور اپنی بات کو دوسروں کو سمجھا سکیں۔ اس طرح کی تفہیم اور احترام سائنس اور ثقافت کے درمیان بہتر معاشرتی بات چیت اور تعاون کی بنیاد رکھتی ہے۔ سائنسی ترقی معاشی ترقی کا اہم محرک ہے۔ نئی تکنیکیں، اختراعات، اور ترقیات میں اضافہ روزانہ زندگی کو آسان بناتا ہے اور روزگار کی تخلیق میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں، سائنسی ترقی سرمایہ کاروں کو نئے مواقع فراہم کرتی ہے اور انہیں معاشی مسابقت میں پیشگوئی حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ اختتاماً، سائنسی ترقی کی موجودگی معاشی، سماجی، اور ثقافتی ترقی کے لحاظ سے اہم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، سائنس اور ثقافت کے درمیان تعامل اور تفاہم کے مسائل کو حل کرنے کے لیے احترام اور معاشرتی تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔

سائنس اور معاشرت کے درمیان تعلقات بہت اہم ہیں اور ان تعلقات کی بنیاد پر ہی انسانیت کی ترقی اور بہتری ممکن ہوتی ہے۔ اس رشتے میں ذمہ دارانہ اختراع کی ضرورت ہے تاکہ سائنسی ترقی کے نتائج کو معاشرتی، اخلاقی، اور انسانی اصولوں کے مطابق استعمال کیا جا سکے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ترقیاتی اختراعات کو جمعیت کی فائدہ مندی کے لیے استعمال کیا جانا چاہئے۔ اخلاقی تحفظات، انسانی حقوق، اور شمولیت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سائنسی کوششوں کو رہنمائی کرنا ضروری ہے۔ ان ترقیات کے استعمال کے فیصلے معاشرتی سلامتی، اخلاقی معیار، اور فردی حقوق کی حفاظت کو دھیان میں رکھتے ہوئے

کیا جانا چاہئے۔سائنس اور معاشرت کے درمیان تعلقات میں اخلاقی بیداری، معاشرتی تعاون، اور سائنسی پیش رفت کی ذمہ دارانہ روایت کو بڑھاؤ دینا ضروری ہے۔اس سے نہ صرف معاشرتی مسائل کا حل ممکن ہوتا ہے بلکہ اس سے عمومی فلاح اور ترقی کی راہ میں بڑی ہی اہمیت کا کردار ادا ہوتا ہے۔سائنسی ترقی کے لیے تعلیمی اداروں اور تحقیقی مراکز کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ان اداروں کی مدد سے نئے اختراعات کی ترویج،ان کے معاشی اثرات کا تجزیہ،اور عوام کو ان کے فوائد کے بارے میں آگاہ کرنا ممکن ہوتا ہے۔اسی طرح ان اداروں کے ذریعے سائنسی تحقیقات کی بنیاد پر عمومی تعلیم اور ترویجی کارروائیاں بھی کی جاسکتی ہیں جو کہ معاشرتی ترقی کے لیے بہت اہم ہوتی ہیں۔

سائنس و تکنیک کی فطرت سے ہم آہنگی کا سبب بذات خود فطرت کا منطقی ہونا ہے۔ہمیں اپنے ارد گرد نگاہ ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ فطرت نے ہر ماجرا کو ایک منظم اور انتظام شدہ طریقے سے چلایا ہے۔چاہے وہ آسمانی جسموں کی گردش ہو،انسانی جسم کی پیچیدہ بناوٹ ہو،یا پھر طبیعت کے موسموں کا تغیر ہو،ہر ایک ماجرا ایک منظم نظام کے تحت ہوتا ہے۔سائنسی علوم کی فطرت سے ہم آہنگی کا نتیجہ ہمیشہ معاشرتی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ایک معاشرت میں خوشحالی اور ترقی کا راز انسانوں کی فطرتی خواہشوں کو پورا کرنے میں ہے۔جب انسان خوشحال ہوتا ہے تو وہ معاشرت کے لیے بہتری کی طرف سوار ہوتا ہے،اور معاشرت کی ترقی دراصل ایک ملک کی ترقی کا راز ہوتی ہے۔لہٰذا کسی ملک کی ترقی کیلئے سائنسی علوم کی ترویج انتہائی ضروری ہے۔سماجی علوم اور ان سے جڑے نظریات اور مباحث کی مطالعہ ان کی نئی جہتوں اور چیلنجز کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ان سماجی علوم کے ترقیاتی رجحانات اور نظریات نہ صرف ان کے شعبوں کو بلکہ معاشرت کو بھی متاثر کرتے ہیں۔اس لیے درسگاہوں اور تعلیمی نصابات کو ان تجدیدات اور نظریات کی روشنی میں اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طلباء ان تجدیدات کو سمجھ کر معاشرتی مسائل کے حل میں مدد کر سکیں۔سماجی علوم اور سائنسی تحقیقات کی موازنہ کرنے کے لیے ان کی بحث اور تجزیہ کی ضرورت ہے تاکہ ان کے نئے رجحانات اور نظریات کو سمجھا جاسکے اور معاشرتی روایات کو موافق بنایا جاسکے۔

**سائنس کے معاشرے پر اثرات**

سائنس کی ترقی اور اس کے انتشار کے ساتھ، معاشرتی، اقتصادی، اور فنونی شعبوں میں بہت بڑی تبدیلی آئی ہے۔یہاں کچھ معاشرتی اور معاشرتی اثرات کی چند مثالیں دی گئی ہیں: سائنسی ترقی نے تعلیمی عہد کو بہتر بنایا ہے۔تکنیکی اور علمی تعلیم کی فراہمی میں اضافہ ہوا ہے۔علم و فن کی فروغ نے زندگی کے مختلف شعبوں میں روزگار کے مواقع فراہم کیے ہیں۔سائنسی ترقی نے طبّی ادویات کی ترقی کی ہے، جس سے بیماریوں کا علاج ممکن ہوا ہے۔ایسے علاجوں کی بنا پر زیادہ لوگ صحتمند اور مضبوط رہتے ہیں۔سائنس نے انسانی حقوق کی حفاظت اور ترقی کے لیے بہت کام کیا ہے۔انسانی حقوق کے میدان میں عدالتی فیصلے اور قوانین کے اصلاح کی بنا پر زیادہ انصاف کی فراہمی ہوئی ہے۔سائنسی انقلابی تبدیلی لے کر آئی ہے جیسے کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل فون، اور روبوٹکس وغیرہ۔یہ تبدیلیاں انسانی زندگی کو مکمل طور پر بدل دی ہیں۔سائنس نے مواصلات کو بھی بہتر بنایا ہے۔ریلوے، ہوائی سفر، اور آٹو موبائل ترقیاتی انجنوں کی بنا پر سست، موثر، اور تیز بن گئی ہیں۔سائنسی ترقی نے سرمایہ کاری اور معیشت کو بھی بہتر بنایا ہے۔نئے صنعتی انکشافات اور تکنیکی ترقیات کے ذریعے، زیادہ روزگار کے مواقع فراہم ہوئے ہیں۔سائنسی ترقی نے محیطی تبدیلیوں کا بھی اثر ڈالا ہے، جیسے آلودگی، زمینی تباہی، اور جنگلات کی کاٹن۔ان مسائل کا حل معاشرتی اور سائنسی ترقی کے مطالعہ سے ہوگا۔سائنسی ترقی کے ان اثرات نے معاشرت کو بہتر بنایا ہے، لیکن انتہائی توجہ کی ضرورت ہے کہ ان کے ناخوشگوار اثرات کو بھی دور کیا جائے اور عوام کو ان کی تشخیص اور سہولتوں کا فائدہ حاصل کرنے کیلئے بہترین طریقے اختیار کیے جائیں۔سائنس نے ہماری زندگی کو بہتر اور آسان بنایا ہے۔زمانہ قدیم کے انسانوں کو آج کی دنیا میں آکر شاید کچھ دیر لگے تکنالوجی اور ترقی کے آلاتوں کو سمجھنے میں، لیکن جیسے ہی وہ ان تمام ابزاروں اور فنون سے واقف ہو جائیں، وہ اسی رفتار سے نئی تکنالوجی کو بھی سیکھ لیں گے۔سائنسی ترقی نے ہمیں فضا کی مسافتوں میں سفر کرنے کی امکانات فراہم کی ہیں، جیسے کہ انسان کا چاند پر جانا۔یہ ایک بہت بڑی ترقی ہے جو انسان کو کوئی بھی محدودیت نہیں دیتی۔سائنسی انقلاب نے ہمیں ایسی تکنالوجی فراہم کی ہے جس سے ہم دنیا بھر میں اپنے دوستوں اور خاندان والوں سے رابطہ رکھ سکتے ہیں، بغیر کسی مشکل کے۔انٹرنیٹ کی دنیا نے ہمارے روزمرہ کی زندگی کو مکمل طور پر بدل دیا ہے، جہاں ہم فوری طریقے سے

معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور دنیا کے ہر کونے سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ سائنس نے انسان کو طاقتور بنایا ہے، لیکن یہ اس پر بھی منحصر ہے کہ وہ اس طاقت کو کیسے استعمال کرتا ہے۔ اس طرح کی تکنالوجی جو سائنسی ترقی کا حصہ بنتی ہے، ہمیں محیط کی حفاظت کی طرف بھی دھکیلتی ہے، تاکہ ہم آنے والی نسلوں کو بھی صحیح ماحول مہیا ہو۔ سائنس اور تکنالوجی کی ترقی ہمیں انتہائی حیرت انگیز اور متعلقہ ایجادات فراہم کرتی ہے، اور یہ ہمیں دنیا کو بہتر اور ترقی یافتہ بنانے کی راہ پر آگے بڑھنے کیلئے مدد فراہم کرتی ہے۔

طبیعیاتی اور طبّی علوم کی ترقی نے انسانیت کی زندگی کو بہت زیادہ آسان بنادیا ہے۔ میڈیکل سائنس کے انقلابی کاموں سے ہمیں موت کے پنجے سے دور رکھنے کا موقع ملا ہے۔ آنکھوں کی مشکلات کا علاج، کان کی سماعت کی بہتری، اور مختلف بیماریوں کا علاج انقلابی فنون کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ سائنس نے علاج کے علاوہ بھی انسان کی زندگی میں بہت سارے تبدیلیاں لائی ہیں۔ بجلی، جو زندگی کا اہم حصہ بن گئی ہے، اور کمپیوٹر، جو ہماری روزمرہ کی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، ان دونوں کے بغیر زندگی تصور کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ کمپیوٹر کی ایجاد سے ہمیں بہت سے فنون اور علوم کی ترقی میں اہمیتیں حاصل ہوئی ہیں۔ علم و فن کی تحقیق، خبر رسانی، تعلیم، اور تفریح کے شعبوں میں کمپیوٹر کی بہترین استعمال ہو رہی ہے۔ اس کی بدولت ہمیں علمی اور فنی معلومات کا فوری اخذ فراہم ہوتا ہے اور ہم دنیا بھر میں اپنے تجربات اور خیالات کو بہتر طریقے سے شیئر کر سکتے ہیں۔ سائنسی ترقی نے انسان کو زندگی کے ہر پہلو کو بہتر بنانے کیلئے عظیم مواهب فراہم کی ہیں، اور اس کے آغاز کے بعد ہماری زندگی میں بہتری کا دور آغاز ہوا ہے۔

زراعت کے شعبے میں سائنس کی ترقی نے بہت زیادہ اہمیت حاصل کی ہے۔ مصنوعی کھادوں، مشینوں، اور نئ فنون کی استعمال سے زراعتی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ اس سے قحط کا خطرہ کم ہوا اور بہترین کیفیت کی فصلوں کی پیداوار ممکن ہوئی۔ سائنس کی ترقی نے انسان کی زندگی کے ساتھ ساتھ خطرات بھی پیدا کئے ہیں۔ ایٹمی بم، ہائیڈروجن بم، اور میزائلوں کا استعمال انسانیت کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ ان کا بے جا استعمال دنیا کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور معاشرتی بے قراریوں کا سبب بن سکتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ترقیاتی فوائد کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاقی اور انسانی حقوق کے پابندیوں پر بھی غور کیا جانا ضروری ہے۔ اخلاقی طور پر زمینی اور خلائی حملوں کا استعمال، ہستی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے، لہٰذا سائنس دانوں کو اخلاقی زمہ داریوں کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ ایک معاشرتی نظام جو علم و فن کی ترقیات کا بہتر استعمال کرتا ہے، انسانیت کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، مگر اگر اس کا بے جا استعمال ہوا تو اس سے نقصان پہنچنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سائنسی ترقیات کے استعمال میں اخلاقی پابندیوں کا کردار اہمیت حاصل کرے۔

سائنسی ترقیات کا استعمال انسانیت کے لیے نقصان بھی پیدا کر سکتا ہے اگر انسان ان ترقیات کو بے جا استعمال کرے۔ سائنسی ترقیات نے بہت سے مشکلات کو حل کیا ہے اور انسانوں کی زندگی میں آسانیاں مہیا کی ہیں، مگر اسی کے ساتھ ساتھ انسانیت کی اخلاقی اور روحانی قدرتوں کی قدر کم ہوئی ہے۔ مشینوں کی زیادہ توجہ، بے روزگاری کی بڑھتی ہوئی مسئلہ، اور احساسات کی قیمت کم ہونا، یہ تمام مسائل واقعیت ہیں جن کو ہمیشہ سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سائنسی ترقیات کے استعمال میں بے اخلاقی اور غلط استعمال کو روکنا اہم ہے۔ اس کے لیے اخلاقی اور قانونی ضوابط کو مضبوط بنایا جانا چاہیے۔ کوئی بھی شے بنیادی طور پر اچھی یا بری نہیں ہوتی، بلکہ اس کا استعمال اس کی اہمیت کا موازنہ کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں سائنسی ترقیات کو معقولیت اور اخلاقی معائنے کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے تاکہ انسانیت کو نقصان نہ ہو۔

معاشرے کی تشکیل اور اس کی تجدید واصلاح کرنا اسلامی اصول وضوابط کا ہی ایک حصہ ہے معاشرے میں جب کبھی بھی بگاڑ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام اس معاشرے کو سنوارنے کے لیے اور اس میں موجود لوگوں کو راہ حق پر لانے کے لیے اپنی کتاب دے کر بھیجا تاکہ وہ اپنی تعلیمات کے ذریعے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ پر لا سکیں۔ تمام انبیاء کرام نے اپنے اپنے حصے کا پیغام ہدایت لوگوں تک پہنچایا اور احکام الہٰی کی بجاآوری فرمائی۔ اسی طرح جب اہل عرب سیدھے رستے سے بھٹک چکے تھے اور وہ تمام برائی کے راستوں کو اپنا چکے تھے بھلائی کی طرف آنا اور سیدھے رستے پر چلنا بالکل ناممکن تھا تو معاشرے میں بگاڑ کو جڑ سے ختم کرنے اور معاشرے کو پر امن بنانے کے لیے اس چیز کی اشد ضرورت تھی کہ ایک ایسی شخصیت کو بھیجا جائے جو اپنے عمل سے اس معاشرے کو تمام

برائیوں سے پاک صاف کر کے ایک اچھا معاشرہ تشکیل دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو چنا اور ان کو اس دنیا میں اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر اپنی ایک کتاب نازل کی جس میں انسانوں کے لیے ہدایت اور راہ نجات ہے۔ مگر اعلان نبوت سے پہلے آپ نے ہی اپنے عمل سے معاشرے کو بہت سی برائیوں سے پاک کرنے کے لیے اپنی زندگی کا نمونہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا۔ اعلان نبوت کے بعد بھی آپ نے اس معاشرے کی تشکیل کے لیے ایسا کردار ادا کیا جو تاریخ میں کہیں بھی نہیں ملتا۔ اگر ہم گھر کی زندگی سے شروع کریں تو ہمارے سامنے آپ ﷺ کی زندگی کا عملی نمونہ بحثیت شوہر سامنے آتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ کو حضرت عائشہ صدیقہ نے آپ ؐ کی زبان اقدس سے سنا ہے آپ ؐ نے واضح طور پر فرمایا اور اپنی زندگی کا بحثیت شوہر ایک عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہو جیسا کہ میں بھی اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہوں اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اس دنیا سے چلا جائے تو اس کے پیچھے اس کی بدگوئیاں نہ کرو بلکہ اسے معاف کر دو اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرو تاکہ اس کی اخروی زندگی تمہاری بدگوئیوں کی وجہ سے مشکل میں نہ پڑ جائے۔ کیونکہ انسان جب مرتا ہے تو اس سے اس دنیا میں بہت سے ایسے کام سرزد ہوئے ہوتے ہیں جس سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہو کسی کو تکلیف پہنچی ہو مگر اس کو معاف کر دینا یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے جس کا اجر صرف اور صرف اللہ کے ہاں ہیں۔ آپ ؐ نے اپنی زندگی میں بحثیت شوہر ایک ایسا سبق دیا ہے جس سے اس معاشرے میں بدامنی کا کہیں پر کوئی جواز ہی نہیں بنتا۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ شیطان سب سے زیادہ تب خوش ہوتا ہے جب وہ میاں بیوی کے درمیان لڑائی ڈلواتا ہے۔ آپ ؐ نے ازواج مطہرات کے ایسے حقوق ادا کیے کہ آپ ؐ کی سب ازواج مطہرات کا کہنا تھا کہ آپ ؐ سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے ہیں۔ آپ ؐ کام کاج میں تمام ازواج مطہرات کا ہاتھ بٹواتے، اپنے کپڑوں کا پیوند خود لگاتے، اپنے جوتے خود سلائی کرتے، ڈول مرمت کرتے اور دوسرے گھر کے کام سرانجام دیتے تھے۔

اولاد مستقبل کا بہترین سرمایہ ہے اور یہ والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی کیسی تربیت کریں ان کو آنے والے کل کے لیے اور اس معاشرے کے لیے کسطرح تیار کریں کہ جس کی وجہ سے ایک تو ہمارا معاشرہ امن کا گہوارا بنے اور دوسرا ہماری نسلیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی تابعداری اور غلامی میں اپنی زندگی بسر کریں اور سنت کے مطابق اپنی زندگی گزاریں تاکہ اپنے والدین کے لیے بھی ذریعہ نجات بنے اور خود بھی جنت کے حقدار کہلائے۔

الغرضیکہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے ہر پہلو میں سب کے لیے بطور رول ماڈل ایک عملی نمونہ پیش کیا اور ہر ایک کو اس کے حقوق و فرائض کا احساس دلایا جس کا مقصد صرف اور صرف اطاعت الہٰی اور معاشرے کو تمام برائیوں سے پاک صاف کر کے ایک اسلامی معاشرہ تشکیل دینا تھا۔ آپ ﷺ نے معاشرے کی تعمیر و ترقی میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔

**خلاصہ**

یہ ارٹیکل اسلام، سائنس اور معاشرے کے درمیان گہرے رشتے کو واضح کرتا ہے۔ اسلام، ایک عقیدے کے طور پر، ہمیشہ علم کے حصول کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، بشمول علوم، سائنسی کوششوں کے ساتھ ایک منفرد تعلق کو فروغ دیتا ہے۔ اس مقالہ میں اسلام مومنوں کو خالق کی تخلیق کو سمجھنے کے ذریعہ علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ خود قرآن میں ایسی آیات ہیں جو فطری دنیا پر فوری غور و فکر کرتی ہیں، جو ایمان پر مبنی سائنسی تحقیقات کی روایت کو متاثر کرتی ہیں۔ عقیدہ اور عقل ہم آہنگی سائنس کے لیے اسلامی نقطہ نظر کی ایک خاص خصوصیت ہے۔ اسلامی تعلیمات سائنسی کوششوں کے لیے ایک اخلاقی فریم ورک فراہم کرتی ہیں۔ علم کے حصول کو ایک نیک عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے، بشرطیکہ یہ اخلاقی اصولوں سے ہم آہنگ ہو۔ سائنسی تحقیق میں اخلاقی تحفظات کی رہنمائی اسلامی اقدار سے ہوتی ہے۔

یہ ارٹیکل ایمان اور استدلال کی مطابقت پر زور دیتا ہے، مسلمانوں کو سائنسی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام، سائنس اور معاشرے کے درمیان تعلق ثقافتی نقطہ نظر کو متاثر کرنے کے لیے علمی دائرے سے باہر پھیلا ہوا ہے۔ اسلامی عالمی نظریہ معاشرتی چیلنجوں سے نمٹنے میں

سائنس کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور انسانیت کی بہتری کے لیے سائنسی علم کے ذمہ دارانہ استعمال پر زور دیتا ہے۔ مقالہ کے آخر میں معاشرے کو بہتر بنانے کے لیے قرآن وسنت سے لیے گئے احکامات اور سیرت طیبہ کو زیر بحث لایا گیا ہے جس میں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے تمام واقعات کو بیان کیا گیا ہے جس سے اس معاشرے کو پرامن اور خوشگوار بنانے میں مدد ملتی ہے۔

آخر میں، اسلام، سائنس اور معاشرے کے درمیان تعلق ایک کثیر جہتی اور ارتقا پذیر متحرک ہے۔ دانشورانہ شراکت کے تاریخی ورثے میں جڑے ہوئے، یہ علم اور سماجی بہبود کے حصول میں ایمان اور استدلال کی مطابقت پر زور دیتے ہوئے عصری گفتگو کو تشکیل دیتا ہے۔

### تجاویز وسفارشات

اس ارٹیکل میں کیے جانے والے تقابلی مطالعے کا حاصل جو نتائج ہمارے سامنے ظاہر ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

اسلامی تعلیمی نصاب میں سائنسی خواندگی کے انضمام کی حوصلہ افزائی کرنا۔ سائنسی اصولوں اور دریافتوں کو سمجھنے کی اہمیت پر زور دینا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ افراد قدرتی دنیا کے بارے میں باخبر گفتگو میں مشغول ہو سکیں گے۔ بین الضابطہ تحقیق کی سہولت فراہم کرنا جو اسلامی علوم اور مختلف سائنسی شعبوں کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ ایسے اقدامات کی حمایت کرنا جو اسلامی نقطہ نظر سے سائنسی ترقی کے اخلاقی، ثقافتی اور معاشرتی مضمرات کو تلاش کریں گی۔

اسلامی اقدار کے تحت سائنسی تحقیق میں اخلاقی تحفظات کو فروغ دینا۔ سائنس دانوں کی حوصلہ افزائی کرنا تاکہ وہ اپنے کام کو انصاف، ہمدردی اور ذمہ داری کے اصولوں سے ہم آہنگ کریں۔ سائنسی کمیونٹیز کے اندر اخلاقی مخصوص پر بات چیت کے لیے پلیٹ فارم بنائے جائیں۔ سائنسی کوششوں میں کمیونٹی کی شمولیت کو فروغ دینا اور ایسے پروگرامز تیار کرنا جو سائنس دانوں کو مقامی کمیونٹیز کے ساتھ جوڑنے میں مدد دیں اور علم کے تبادلے اور سماجی چیلنجز کے لیے سائنسی حل کے عملی اطلاق کی اجازت مہیا کرنا۔

اسلامی اقدار کے دائرہ کار میں تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیتوں اور مسائل کے حل پر زور دینے والی تعلیمی اصلاحات کی وکالت اور ایسے تعلیمی نظام کی حوصلہ افزائی کرنا جو عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے بہترین افراد پیدا کرے۔ سائنسی تحقیق اور تعلیمی اقدامات میں بین الاقوامی تعاون کو آسان بنانا۔ اور ایسے نیٹورکس بنانا جو مسلم اکثریتی ممالک کو آپس میں جوڑنے، اور مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے علم، مہارات اور وسائل کے تبادلے کی اجازت دینے میں مدد فراہم کریں۔

معاشرے کو پرامن اور خوشگوار بنانے کے لیے قرآن کی تعلیمات پر غور وفکر کرنا اور اس کی تعلیمات کو اپنانا اور سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں تمام حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو تسلیم کرنا اور آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی اور بہتر بنانے کی مکمل کوشش کرنا۔

مندرجہ بالا تجاویز کو اپنا کر ہم اسلامی، سائنسی اور معاشرتی لحاظ سے ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں اور دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

### مصادر ومراجع


- بک دی کیمبرج کمپینئن ٹو سائنس اینڈ اسلام (جولائی، 2010)، کیمبرج یونیورسٹی پریس
- کتاب "اسلام میں سائنس اور تہذیب" تحقیق: سید حسین نصر (شائع: یونیورسٹی پریس 1968)
- اسلامی معاشروں میں سائنس کا کردار: تاریخی تناظر اور عصری چیلنجز، تحقیق: فاطمہ الحلفی (فیکلٹی آف گریجویٹ اسٹڈیز اینڈ ریسرچ 2014)
- ابن منظور، لسان العرب، ج3، تحقیق: عامر احمد حیدر، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2005)533
- کتاب "اسلام اور سائنس: عصری چیلنجز کے جوابات، تدوین مظفر اقبال (جلد 8، شائع: جنوری 2010)انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سائنسز

- الجویری،اسماعیل بن حماد،الصحاح(تاج خلفۃ وصحاح العربیۃ)ج2، تحقیق:احمد عبدالغفور عطار،(بیروت،دارالعلم للملایین،1978)
- جنرل آرٹیکل:سائنس اور ٹیکنالوجی پر اسلامی تناظر از (A.G.H Bolelli ) جلد3،شائع جنوری،1980انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز
- قرطبی،الجامع لاحکام القرآن،ج8، تحقیق:عبدالرزاق المہدی(کوئٹہ،مکتبہ رشیدیہ،ندار وسن،)87
- ج:10،ص:303،ط:مکتبۃ الرشیدیۃ الباکستان
- تحقیق مقالہ:سائنس،ٹیکنالوجی اور میڈیسن میں مسلمانوں کی شراکت،از محمد حمیداللہ فاؤنڈیشن (شائع:2017)
- صحیح مسلم:کتاب الفضائل:باب کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس خلقا:حدیث 2309